کے نئے نئے موضوعات اور پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب قرآنیات سے متعلق چند مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ان مقالات پر مشتمل ہے: ''قرآن کے خصائص اور ان سے استفادہ''، ''قرآن کریم میں زمین کا ذکر''، قرآنی اصطلاح: فساد فی الارض - ایک جائزہ'' اور ''پانی قرآن کریم اور سائنس کی رو سے'' دوسرے حصے میں ''تفسیر سرسید میں لغوی تحقیق اور تفسیر سرسید میں کلام عرب کے عناوین سے دو مقالات ہیں۔ تیسرے حصے میں یہ مقالات ہیں: ''تفسیر تدبر قرآن اور تفسیر ماجدی - ایک موازنہ، تدبر قرآن اور تفہیم القرآن سے چند تراجم آیات کا موازنہ اور ''تدبر قرآن میں عدل وقسط کا مفہوم'' آخر میں ایک مقالہ ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی قرآنی خدمات'' کے جائزہ پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ مجموعۂ مقالات اپنے متنوع موضوعات کے اعتبار سے قرآنی ادبیات میں ایک اضافہ ہے۔

اس مجموعۂ مقالات کا ہر مقالہ اپنی جگہ مستقل اور اہمیت کا حامل ہے، خصوصاً شروع کے چار مقالات کی افادیت ہر خاص وعام کے لیے مسلم ہے۔ سرسید احمد خاں تفسیر قرآن میں ایک مخصوص منہج کے قائل رہے ہیں۔ اس اعتبار سے ان کی تفسیر میں لغوی تحقیق اور کلام عرب کا جائزہ ایک مفید کام ہے۔ مختلف اردو تفاسیر کا تقابلی مطالعہ بھی افادیت کا حامل ہے۔ اس اعتبار سے تدبرِ قرآن اور تفسیر ماجدی اور تفہیم القرآن اور تدبر قرآن کے موازنہ سے بھی قاری کی دل چسپی ہوسکتی ہے۔ رواں صدی میں قرآنی علوم وفنون کی نشرو اشاعت میں حصہ لینے والوں میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ (پیرس) کا خصوصی حصہ ہے۔ ان کی قرآنی خدمات کا جائزہ لینا بھی عمل کی راہیں کھول سکتا ہے۔

فی الجملہ یہ مجموعہ اہل ذوق کے لیے ایک حسین تحفہ ہے۔ (محمد جرجیس کریمی)

نقدِ غزل — ڈاکٹر تابش مہدی

ملنے کا پتا: جی ۵/۱ اے، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی - ۲۵، ۲۰۰۵ء، صفحات: ۲۰۸، قیمت -/۱۵۰ روپے

ڈاکٹر تابش مہدی ربع صدی سے زیادہ عرصہ سے نثر ونظم کی مختلف اصناف میں

لکھ رہے ہیں۔ اس سے قبل تنقید و تحقیق میں ان کی دو کتابیں ''اردو تنقید'' اور ''شفیق جون پوری- ایک مطالعہ'' منظر عام پر آ چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب ۲۲ قدیم و جدید غزل گو شعرا کے تنقیدی مطالعے پر مشتمل ہے۔ یہ مضامین مختلف اوقات میں لکھے گئے ہیں۔ تابش مہدی نے جن شعرا کا انتخاب کیا ہے، ان میں چند کو چھوڑ کر اکثر وہ ہیں جنھیں روایتی تنقید نگاروں نے بالعموم نظر انداز کیا ہے۔ تابش مہدی کی اپنی ترجیحات ہیں اور ان کے انتخاب کا اپنا معیار۔ انھوں نے اپنی ترجیحات اور اپنے ضمیر کی آواز پر ان شعرا کا انتخاب کر کے ان کے کلام کی تعیین قدر کی کوشش کی ہے، کہ اس کے بغیر اردو شعر و ادب میں انصاف کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کتاب میں جن غزل گو شعراء کا مطالعہ کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

مصحفی امروہوی، سید سلیمان ندوی، برق اعظمی، نشور واحدی، کلب علی شاہد امروہوی، رمز آفاقی، حفیظ میرٹھی، عزیز وارثی، کلیم عاجز، رفعت سروش، جمال قریشی، ابوالمجاہد زاہد، عزیز بگھروی، مظفر وارثی، شمیم جے پوری، مخمور سعیدی، مہدی پرتاپ گڑھی، طاہر تلہری، اعجاز رحمانی، تسنیم فاروقی، رباب رشیدی اور شجاع سالم۔

ہر مضمون کے عنوان میں ایسے صفاتی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، جن سے ابتدا ہی میں قاری کے ذہن میں اس شاعر سے متعلق ایک کلیدی تصور قائم ہو جاتا ہے۔ مثلاً: طہارت فکر کا شاعر- سید سلیمان ندوی، ایک شایستہ مزاج شاعر- رمز آفاقی، شعر بے اختیار کا شاعر- حفیظ میرٹھی، اور ایک وہبی و اکتشافی شاعر- کلیم عاجز وغیرہ۔

تابش مہدی نے ان شعرا کے فکر و فن کے مطالعے میں اپنی اعلیٰ تنقیدی صلاحیت و بصیرت اور شعر و ادب سے اپنے گہرے لگاؤ اور انہماک کا مظاہرہ کیا ہے اور تعیین قدر کرتے ہوئے بعض شعرا کے ذیل میں ان سے عدم توجہی پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔

کتاب صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اردو کے ادبی حلقے میں اس کا بھرپور استقبال کیا جائے گا۔ (محمد شہاب الدین)